محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

قرآن وسنّت کا ترجمان تبلیغی، واصلاحی

نگران اعلیٰ: حافظ رضاء اللہ رؤف
ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلپوری

ماہنامہ مجلّہ

حاصل پور

المحمدیہ

بیاد
حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ
مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ
حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ

شمارہ نمبر 16

شوال 1436ھ اگست 2015ء

- فضائل علم
- ہیلو کہنے سے پرہیز کریں
- 14 اگست 1947ء یوم آزادی
- کون سا جانور عقیقہ میں دیا جائے۔؟
- جنات وشیاطین سے بچاؤ کے طریقے

ناشر

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور
0301-6131916 - 0313-2501221

سرپرست
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللطیف حفظہ اللہ
(بہاولپور)

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

المحمدیہ

ماہنامہ مجلّہ
حاصل پور
جلد نمبر 2

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا حافظ رضاء اللہ رؤف
(گوجرانوالہ)

شمارہ نمبر 16
شوال 1436ھ
اگست 2015ء

چیف ایگزیکٹو
میاں شعیب انجم

چیف ایڈیٹر
مجیب الرحمٰن سیاف

سب ایڈیٹر
عبدالشکور فائق

لیگل ایڈوائزر
توقیر احمد گل
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

معاون ایڈیٹر
زاہد محمود نیزانی، قاری عثمان فاروقی

مجلس ادارت

الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ (میاں چنوں)
مولانا عبداللہ چشتی حفظہ اللہ (بہاولنگر)
مولانا عبدالقدوس (چشتیاں)
مولانا عبدالحی عابد حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء حفظہ اللہ (وھاڑی)
مولانا غلام اللہ حفظہ اللہ (میلسی)
مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا اقدس الٰہی حفظہ اللہ (لاہور)
مولانا زبیر گورداسپوری حفظہ اللہ (بورے والا)
مولانا اسماعیل عتیق حفظہ اللہ (وہاڑی)

مجلس مشاورت

حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا حافظ عمران عریف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
پروفیسر حافظ سعید کلیروی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا ریاض الرحمٰن حفظہ اللہ (فورٹ عباس)
مولانا زاہد ارشاد حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا ابوبکر طارق حفظہ اللہ (گاگو منڈی)

خط وکتابت
محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جالندھر کالونی وہاڑی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

زرتعاون
ماہانہ
20.....روپے
سالانہ
240.....روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا
ای میل، فیس بک:
Hasalpuri@gmail.com
Muhammadia.irc@gmail.com
مجلّہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:
Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

سرکولیشن مینیجر
زبیر الرحمٰن حاصلپوری
0313-2501221
062-2442916

نوٹ:
مجلّہ المحمدیہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن مینیجر کے نمبر پر کال کیجئے۔

خصوصی نمائندہ حاصل پور
محمد عمران حاصل پوری
0321-7592205
0306-8917086

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

آئینہ مضامین

درس قرآن	ہر چیز اللہ کے علم میں ہے	مجیب الرحمٰن سیاف	3
درس حدیث	جنات وشیاطین سے بچاؤ کے طریقے	ابوعبدالرحمٰن حاصل پوری	4
فقہ وفتاویٰ	اَحکام مسائل	الشیخ عبداللطیف	7
حب وطن	14 اگست 1947ء یوم آزادی	محمد عظیم حاصل پوری	10
مسائل	ہیلو کہنے سے پرہیز کریں	انجینئر مرزا محمد عامر شہزاد	24
حصول علم	فضائل علم	محمد عظیم حاصل پوری	26
تراشے	میرے پسندیدہ اشعار	میاں شہباز شاکر	32

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 | گوجرانوالہ: رانا نثار احمد 0302-8649227 | گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 | گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 | رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 | وزیر آباد: اسامہ اشرف 03066284139 | ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 | چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 | میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 | وھاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 | ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 | فورٹ عباس: ریاض الرحمٰن کھچی والا: ابواسامہ ضیاء الرحمٰن 03007435242 0302-4400210

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمٰن 03369752963 میلسی: مولانا ضیاء الرحمٰن 03007851291 0302-6256749

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن

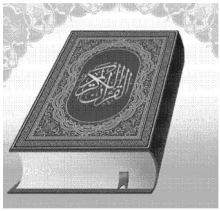

ہر چیز اللہ کے علم میں ہے

مجیب الرحمٰن سیاف

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ﴾

''اے میرے پیارے بیٹے! حقیقت یہ ہے کہ اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز کسی بے سوراخ پتھر یا آسمان وزمین میں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ اسے ضرور لے آئے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ باریک بین اور خبر گیر ہے۔'' [لقمان: ١٦]

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

اگر یہ ذرے کے برابر کام کسی محفوظ بے سوراخ پتھر میں ہو یا آسمان وزمین کے کسی بھی حصے میں چھپا ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اسے پیش کر دیں گے کیونکہ کوئی بھی چھپنے والی چیز اس سے چھپ نہیں سکتی۔ آسمان وزمین کی رائی کے برابر بھی کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ باریک بین اور خبر گیر ہے یعنی اس کا علم انتہائی لطیف وشفاف ہے کوئی چیز کتنی ہی باریک اور لطافت آمیز کیوں نہ ہو، اس سے چھپ نہیں سکتی۔ وہ تو تاریک رات میں چلنے والی چیونٹی کی آہٹ سے بھی آگاہ ہے۔ [تفسیر ابن کثیر (٤/ ٢٣٣)]

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ حکیم لقمان کے بیٹے نے ان سے دریافت کیا کہ اگر میں کوئی گناہ کروں ایسی جگہ پر کہ یہاں مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا تو اس کا علم اللہ کو کیسے ہوگا؟ تو انھوں نے یہ آیت پڑھ کر اسے جواب دیا۔

[الجامع لاحکام القرآن (١٤/ ٦٣)]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

درس حدیث

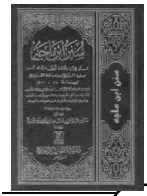

جنات وشیاطین سے بچاؤ کے طریقے

تحریر.....زبیر الرحمٰن حاصل پوری

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لاَ تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِی تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

''تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (اوران میں قرآن پڑھا کرو) کیونکہ جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان (جنات) بھاگ جاتے ہیں'' [مسلم (۷۸۰)]

ا..... یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ شیطان وجنات انسان کے ازلی ابدی اور پکے دشمن ہیں تو پھران سے بچاؤ کی تدابیر کرنا ہر عقل وشعور رکھنے والے شخص کے لیے لازم ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾

''اوراگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی طرح کا وسوسہ پیدا ہوتو اللہ سے پناہ مانگو بیشک وہ سننے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے'' [الأعراف: ۲۰۰]

شیطان سے بچاؤ کی ایک تدبیر اللہ کی پناہ یعنی تعوذ میں ہے جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن ابی العاص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہوکر نماز خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزِبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلاَثًا ». [مسلم (۳۲۰۳)]

''وہ خنزب شیطان ہے جب تمھیں اس کا احساس ہوتو اس سے اللہ کی پناہ پکڑو اور اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو۔''

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھ سے ختم کردی۔

۲۔ جہاں اللہ کا ذکر اور نماز ادا کی جاتی ہے وہاں سے جنات اور شیاطین بھاگ جاتے ہیں۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ، وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ﴾ [الأعراف: ۲۰۱، ۲۰۲]

''جو لوگ پرہیزگار ہیں جب اُن کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور (دل کی آنکھیں کھول کر) دیکھنے لگتے ہیں۔ اور ان (کفار) کے بھائی انہیں گمراہی میں کھینچے جاتے ہیں پھر (اس میں کسی طرح کی) کوتاہی نہیں کرتے''

رات شیطان آدمی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص سو جاتا ہے، تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ کو ان لفظوں سے بند کرتا ہے'' ''بہت لمبی رات ہے سو یا رہ۔'' اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر نماز پڑھے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ ہوشیار اور پاکیزہ نفس ہو جاتا ہے، وگرنہ اس کی صبح اس عالم میں ہوتی ہے کہ وہ ناپاک دل اور سست ہوتا ہے۔'' صحیح بخاری، التهجد (۱۱۴۲)

۳۔ گھر میں داخل ہوتے ہی بسم اللہ اور دروازہ بند کرتے وقت بسم اللہ پڑھیں تو جنات وشیاطین بھاگ جاتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اسے بشارت دی جاتی ہے کہ تیرا کام سدھار دیا گیا، تو محفوظ ہو گیا، تو ہدایت پا گیا اور شیطان اس سے کنی کترا جاتا ہے دعا یہ ہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

''اللہ کے نام سے میں نے اللہ پر توکل کیا کوئی قوت وتدبیر اللہ کی مدد کے بغیر کارگر نہیں ہو سکتی''

[صحیح ترمذی (۲۷۲٤)]

۴۔ سوتے وقت آیت الکرسی پڑھی جائے تو شیطان وجنات بھاگ جاتے ہیں اور آسمان سے ایک فرشتہ بندے کا اور اس کے ساز وسامان کا محافظ بن جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک محافظ فرشتہ ساری رات اسکی محافظت کرتا ہے اور وہ ساری رات شیطان کے حملے سے محفوظ رہتا ہے۔'' [بخاری (۳۲۷۵)

۵۔ سورۃ اخلاص اور معوذتین جنات وشیاطین کو بھگا دیتی ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (شیطان سے پناہ مانگنے کے لیے) سورۃ الفلق اور سورۃ الناس جیسی قرآن میں اور کوئی آیات نہیں۔ [مسلم ، صلاة المسافرين وقصرها (٨١٤)]

نبی ﷺ (جنات) اور نظر بد سے بچاؤ کے لیے ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔

[ترمذی ، الطب ، باب ماجاء فی الرقية بالمعوذتين [٢٥٨] صحيح

۶۔ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے اچانک ایک لڑکی آ گئی گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے (یعنی بڑی تیزی سے آئی) اور کھانے کے لیے اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو رسول معظم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: ''یقیناً شیطان اس کھانے کو اپنے لیے حلال اور جائز سمجھ لیتا ہے جس کھانے پر (بسم اللہ) اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ مسلم (۲۰۱۷)

۷۔ قضائے حاجت کے لیے فضاء وصحرا میں جائیں یا لیٹرین میں سب سے پہلے دعا پڑھیں اور مذکورہ دعا سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیٹرین میں داخل ہوتے وقت اگر کوئی بسم اللہ پڑھ لے تو جنوں کی آنکھوں اور اولاد آدم کے ستروں کے مابین پردہ حائل ہو جاتا ہے۔

[صحيح الجامع الصغير (٣٦١١)]

جنات سے محفوظ رہنے کے لیے بیت الخلاء میں جاتے وقت یہ دعا پڑھیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ---اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ))

''اللہ تعالیٰ کے نام سے اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ہر قسم کی گندگی سے اور گندی باتوں سے اور نر اور مادہ شیطانوں سے'' صحیح بخاری (٦٣٢٢)

فقہ وفتاوی

أحکام ومسائل

الشیخ عبداللطیف (بہاولپور)

س: کیاماں پرلازم ہے کہ وہ اپنے بچے کودودھ پلائے بعض مائیں بغیر عذر کے اپنے بچوں کودودھ نہیں پلاتی کیاوہ گناہ گار ہوں گئیں۔

ج: بچے دنیا میں آئیں تو سب سے پہلی ذمہ داری ماں پر یہ ہے کہ وہ اپنے بچے کو اپنا دودھ پلائے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلاَدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لاَ تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلاَّ وُسْعَهَا لاَ تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلاَ مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالاً عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُواْ أَوْلاَدَكُمْ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ (البقرۃ:۲۳۳)

''اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دوسال دودھ پلائیں یہ (حکم) اُس شخص کیلئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہئے اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمے ہوگا۔کسی شخص کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی (تو یاد رکھو کہ) نہ تو ماں کو اُس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اُس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے۔اور اسی طرح (نان نفقہ) بچے کے وارث کے ذمے ہے اور اگر دونوں (یعنی ماں باپ) آپس کی رضامندی اور صلاح سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو اُن پر کچھ گناہ نہیں۔اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ تم دونوں

پلانے والیوں کو دستور کے مطابق اُن کا حق جو تم نے دینا کیا تھا دے دو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے''

اگر ماں بغیر عذر کے اپنا دودھ نہیں پلاتی تو اللہ ناراض ہوتا ہے بلکہ رحمت دو عالم ﷺ جو بچوں کے شفیق باپ ہیں فرماتے ہیں ۔میں ایک دن سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے (جبرائیل و میکائیل)اور وہ مجھے مختلف مناظر دیکھانے کے لیے لے گئے میں نے وہاں چند عورتوں کو دیکھا جن کی چھاتیو ں کو سانپ ڈس رہے ہیں میں نے دریافت کیا یہ کون سی عورتیں ہیں ان کا جرم کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: ((هٰؤُلَاءِ يَمْنَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ اَلْبَانَهُنَّ))

''یہ وہ عورتیں ہیں جو د (اپنا دودھ بغیر عذر کے)اپنے بچوں کو نہیں پلاتی تھیں۔''

(صحيح ابن خزيمه (١٩٨٦)صحيح

س: کون سا جانور عقیقہ میں دیا جائے۔؟

ج: عقیقہ میں صرف بھیڑ، بکری کو ذبح کیا جائے کیونکہ احادیث میں صرف اسی کا ذکر آیا ہے، قربانی کی طرح اونٹ میں دس اور گائے میں سات والا حساب عقیقہ میں نہیں چلے گا۔ نیز عقیقہ کے جانور میں دو نداہونا بھی ضروری نہیں ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمٰن کے گھر بچہ پیدا ہوا تو عرض کیا گیا اماں جی! آپ عقیقہ میں اونٹ ذبح کریں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

«((مَعَاذَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ))

''اللہ کی پناہ ، جو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے اس کا کیا بنے گا جو فرمایا کہ دو بکریاں برابری کی''

[السلسلة الصحيحة(٦/ ٤٩٠)اسناده حسن]

س: بچے کا ختنہ کب کیا جائے۔؟ اگر کسی کا ختنہ بچپن میں نہ کیا گیا ہو تو وہ کب اور کس عمر میں ختنہ کروائے یا وہ نہیں بھی کرواتا تو کیا وہ گناہگار ہوگا۔؟

ج: ساتویں روز ختنہ کرنا حقوق اولاد میں شامل ہے آپ ﷺ نے اپنے نواسے حسن و حسین کے ختنے

ساتویں روز کیے۔

((عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَخَتَنَهُمَا لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ))

''رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین کا عقیقہ کیا اور ساتویں روز ان کے ختنے کروائے۔''

[سنن البيهقي، الأشربة، باب ما ورد في الختان (٨/ ٣٢٤)]

اسی طرح اگر کوئی شخص بڑی عمر میں مسلمان ہوتا ہے یا بچپن میں اس کے ختنے نہ ہو سکے تو وہ بڑی عمر میں اپنے ختنے کروالے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا جو مسلمان ہوا تھا:

((أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ))

''حالت کفر کے بال اتارو اور ختنہ کرو۔''

[سنن أبي داود، الطهارة، باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل (٣٥٦) حسن]

نیز سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بڑی عمر میں جا کر ختنہ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُّوْمِ))

''ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ بسولے کے ساتھ کیا جب ان کی عمر اسی سال تھی''

[صحيح البخاري، الاستئذان، باب الختان بعد الكبر (٦٣٣٥)]

صحیح بخاری کے رواۃ صحابہ رضی اللہ عنہم کا دلنشین تذکرہ
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب پر منفرد کاوش
جہاں صحیح بخاری کی ایک عظیم خدمت ہے وہاں لوگوں کے دلوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت کو بیدار کرنے کی اہم کوشش ہے۔
کتاب کی نمایاں خصوصیات
(۱) تعارف صحیح بخاری (۳) ہر صحابی کا مکمل تعارف، بشمول ولادت، حسب ونسب، اسلام قبول کرنے کے بعد
(۲) مختصر سوانح: امام بخاری رحمہ اللہ عہد آزمائش، سیرت وکردار، روایات صحابہ، فضائل ومناقب، مقام صحابہ
ملنے کا پتا
مکتبہ اسلامیہ
لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369
فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204
Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن

14 اگست 1947ء

یوم آزادی

تحریر.....محمد عظیم حاصل پور

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء ۲۷ رمضان المبارک کو اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو ایک الگ ریاست پاکستان کی صورت میں عنایت فرمائی۔ جسکا آغاز برصغیر پاک و ہند میں ہندوؤں کے متعصّبانہ رویے سے شروع ہوا اور مسلمانوں نے اپنی حقوق کے حصول کے لیے جدوجہد شروع کی، ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قرادداد پاکستان منظور کی اور پھر برصغیر کے مسلمانوں کا الگ ملک کا قیام ایک جنون بن گیا۔ جس کی تکمیل دس لاکھ سے زائد شہیدوں کے لہو سے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ہوئی۔

پاکستان کیوں بنایا گیا۔۔۔؟

انگریز کی غلامی میں برسوں ہندو اور مسلمان ایک ساتھ رہنے کے باوجود اپنی تہذیب اور ثقافت کو الگ الگ ہی تصور کرتے تھے مسلمان اپنے آپ کو ہندوؤں کے گندھے عقیدے پاک رکھنا چاہتا تھا۔ ایک سوال ہر مسلمان کے ذہن میں تھا کہ ہم ان ہندوؤں کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتے:

کیونکہ خدائے واحد کے سامنے جھکنے والے اور ہر طاقتور کے سامنے سر جھکانے والے ایک نہیں ہو سکتے ایک بے بس و بے کس جانور کو ذبح کرنے والے اور اسے باعثِ تبرک سمجھ کر اس کی غلاظت کو کھانے پینے والے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ کعبے کا پاسبان اور صنم خانے کا محافظ ایک نہیں ہو سکتے۔ مسجد و محراب اور مندر و دیوتا ایک نہیں ہیں۔ آب زم زم کا طہورہ اور گنگا کے پانی میں کوئی بربری نہیں۔ یہی ایمانی حرارت تھی جس نے الگ ریاست کے مقام کے لیے ایک ملک کے حصول کے لیے جہاں مسلمان اپنی آزادی کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے فرمودات پر عمل پیرا ہو سکے لاکھوں قربانیوں کے دینے کے لیے تیار کر دیا۔

قائداعظم کیا چاہتے تھے..؟

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے قرادداد کو پیش کرنے کے بعد یہ نعرہ لگوایا تھا۔ کہ پاکستان کا

مطلب کیا۔۔۔لا الہ الا اللہ مطلب یہ تھا کہ ہم پاکستان کلمہ طیبہ کے نظام کو چلانے کے لیے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

۴ مارچ ۱۹۴۶ء کو قائداعظم نے شیلانگ میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں دین کو سیاست سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ ہر مسلمان کے پاس قرآن مجید کا ایک نسخہ ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنی راہنمائی خود کرے۔ (بحوالہ قائداعظم تقاریر و بیانات جلد سوم صفحہ ۴۷۴)

۲۵ جنوری ۱۹۴۱ء کو قائداعظم نے کراچی بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا میرے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ حضرات جان بوجھ کر شرارت کر رہے ہیں اور پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ پاکستان کے آئین کی بنیاد شریعت پر نہیں ہوگی، ہماری زندگی پر اسلامی اصولوں کا اطلاق آج بھی اسی طرح ہوتا ہے جس طرح تیرہ سو سال پہلے ہوتا تھا۔ (بحوالہ ڈان ۲۶ جنوری ۱۹۴۸ء)

اپنی زندگی کی آخری سرکاری تقریب سٹیٹ بنک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر یکم جولائی ۱۹۴۸ء کو فرمایا: ''ہم ایک ایسا معاشی نظام مرتب کرنے جا رہے ہیں جو عین اسلامی اصولوں کے مطابق ہوگا مغرب کا معاشی نظام انسانیت کو فائدہ پہنچانے میں ناکام رہا ہے۔''

(یہ تقریر سٹیٹ بنک کی ویب سائٹ پر موجود ہے)

۲۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں تمام اکابرین نے وزیراعظم پاکستان لیاقت علی خان کی سربراہی میں قرارداد مقاصد منظور کی جس میں ملک کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا ارادہ کیا گیا اور یہ قرارداد موجودہ آئین کا حصہ ہے۔لیکن جلد ہی ملک کو سیکولر پاکستان بنانے کے خواہاں نے ۱۹۵۱ء میں لیاقت علی خان کو قتل کر دیا اور آئین سازی کا کام بھی سیاسی کش مکش کی نظر ہوگیا۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی لادینی عناصر اور سیکولرزم کے حامیوں کی وجہ سے ناکام ہوئی جبکہ انہوں نے پروپیگنڈا یہ کیا کہ علمائے کرام کی فرقہ بندیوں کی وجہ سے اسلامی ریاست کا دستور قابل عمل نہیں ہوگا۔ چنانچہ جلد ہی مولانا مودودی رحمہ اللہ، مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ اور مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ وغیرہ سمیت ملک کے اکابر علماء نے ۲۲ نکات پر مشتمل ایک دستوری دستاویز پیش کی جس میں دستور کی اسلامی بنیادیں طے کی گئی تھیں۔

لیکن افسوس ا۔قراردادِ مقاصد ۲۔علماء کے ۲۲ نکات ۳۔۱۹۵۶ء، ۱۹۶۲ء اور ۱۹۷۳ء کے

آئین کی اسلامی دفعات آج بھی تمام تر کوششوں کے باوجود کاغذی حد تک محدود ہے۔

قیام پاکستان اللہ کا احسان

قیام پاکستان اللہ کا بہت بڑا احسان ہے امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ نے اسی کی طرف اشارہ کیا اور ساتھ جھنجوڑا بھی کہ اگر تم نے قدر نہ کی تو عذاب ایسا آئے گا کہ وہ پھر صرف ظالم پر ہی نہیں بلکہ اس کے اردگرد والوں کو بھی لپیٹ مین لے لے گا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

''اور اُس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کیساتھ اُنہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گنہگار ہیں اور جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اور (اُس وقت کو) یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اُڑا (نہ) لے جائیں (یعنی بے جان و مال نہ کردیں) تو اُس نے تمہیں جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہیں تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اُسکا) شکر کرو۔'' (الانفال: ۲۵، ۲۶)

پاکستان ایسا ملک اللہ نے ہمیں دیا ہے کہ جس میں ہر طرح کی نعمتیں دنیا کے مقابلہ میں سب سے زیادہ عمدہ ملک ہے۔

پاکستان دنیا میں واحد ملک ہے جس میں چاروں موسم پائے جاتے ہیں، حال ہی میں پنجاب یونیورسٹی لاہور کے وائس چانسلر نے بتایا کہ پاکستان میں تھر کوئلے کے ۱۷۵ ارب ٹن کے ذخائر موجود ہیں جو کہ ۶۱۸ ارب بیرل خام تیل کے برابر ہے سعودی عرب کے تیل کے ذخائر ۲۶۰ ارب بیرل ہیں گویا پاکستان کے ذخائر سعودی عرب سے دوگنا سے بھی زائد ہے۔ اسی طرح کینڈا کے ۱۷۹، ایران کے ۱۳۹، اور عراق کے ۱۱۵ ارب بیرل کے ذخائر ہیں جو کہ ۶۹۰ ارب بیرل بنتے ہیں یعنی پاکستان کے ذخائر کے تقریبا برابر۔ پاکستان میں کوئلے کے ذخائر ۱۷۵ ملین جبکہ دنیا میں کوئلے کی عام قیمت ۷۰ ڈالر ٹن ہے اس لحاظ سے صرف کوئلے کی فروخت سے ہم ۱۳ ٹریلین ڈالر حاصل کر سکتے ہیں اور یہ رقم مساوی ہے اس رقم کے جو امریکہ نے پچھلے ۲۰۰ سالوں میں بینکوں سے بطور قرض لی ہے۔

پنجاب کے کئی علاقوں میں لوہے کے ۱۴۰ ارب روپے کے ذخائر ہیں۔ پنجاب میں ۵۰ سے زائد شوگر ملوں کو صحیح چینلائز کر دیا جائے تو بڑی مقدار میں بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔

آب و ہوا کے اعتبار سے ہر موسم یعنی سردی، گرمی اور خزاں بہار یہاں موجود ہیں۔ان موسموں کی بدولت الحمدللہ دنیا کی تقریباً ہر فصل اور پھل یہاں پایا جاتا ہے۔دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام پاکستان میں موجود ہے۔

پاکستان دنیا کی بہترین آٹھویں ایٹمی طاقت ہے اور اس کی فوج دنیا کی ساتویں بڑی بہترین فوج ہے۔دنیا کے ۲۰۰ ممالک میں پاکستان معاشی طور پر دنیا کی ۲۴ طاقت ہے۔کپاس کی پیداوار میں پاکستان دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔دودھ کی پیداوار میں ہم دنیا میں تیسرے نمبر پر ہیں۔پاکستان رقبے کے لحاظ سے دنیا کا ۳۶واں بڑا ملک ہے۔فنی عمارت رکھنے والی آبادی کے لحاظ سے اسلامی دنیا میں ترکی کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔گنا پیدا کرنے میں ہمارا دنیا میں ۵واں نمبر ہے۔

غور کیجئے !اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس قدر عظیم ملک عنایت فرمایا مگر ہم اللہ کی ناشکری، اپنی کرپشن اور قیام پاکستان کے مقاصد کو بھول جانے کی وجہ سے آج دنیا کی ذلیل قوم نظر آرہے ہیں اور چوری کے لیے تماشا بنے ہوئے ہیں۔

پاکستان ہم نے کیسے حاصل کیا..؟

کیا ہم بھول گئے کہ ہمارے بڑوں نے قیام پاکستان کے لیے کہ یہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نظام آزادانہ ہو،اس کے لیے کتنی محنتیں اور قربانیاں دی ہیں۔بھول گئے ہیں۔ہندوستان سے مہاجر بن کر آئے ہوئے پاکستانیوں کی جن میں دس لاکھ شہیدوں کا شامل ہے۔چند ایک مثالیں ملاحظہ کریں انگریز مؤرخ ڈاکٹر ٹامس اپنی یادداشتوں میں لکھتا ہے کہ ''۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۷ء تک کے ۳ سال ہندوستان کی تاریخ کے بڑے المناک سال تھے،ان ۳ سالوں میں چودہ ہزار علماء دین کو انگریزوں نے تختۂ دار پر لٹکایا۔ڈاکٹر ٹامس لکھتے ہیں کہ دلی کی چاندنی چوک سے پشاور تک کوئی درخت ایسا نہ تھا، جس پر علماء کی گردنیں لٹکتی ہوئی نظر نہ آتی تھیں۔علماء کو خنزیر کی کھالوں میں بند کر کے جلتے ہوئے تنور میں ڈالا جاتا،لاہور کی شاہی مسجد کے صحن میں پھانسی کا پھندا تیار کیا گیا اور انگریزوں نے ایک ایک دن میں ۸۰،۸۰ علماء کو پھانسی پر لٹکایا۔''

یہی انگریز مؤرخ ڈاکٹر ٹامس لکھتا ہے کہ ''میں دلی کے ایک خیمے میں ٹھہرا تھا کہ مجھے مردار کے جلنے کی

بدبو محسوس ہوئی، میں نے خیمے کے پیچھے جا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آگ کے انگارے دہک رہے ہیں اور ان انگاروں پر چالیس مسلمان علماء کو کپڑے اتار کر ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈالا گیا ہے، اس کے بعد پھر چالیس علماء کو لایا گیا اور میرے سامنے ہی ان کے کپڑے اتار لیے گئے، ایک انگیریز افسر نے ان کی طرف دیکھ کر کہا: ''اے مولویو! جس طرح ان کو آگ میں جلا دیا گیا، تم کو بھی اسی طرح آگ میں جھونک دیا جائے گا، اگر تم میں سے صرف ایک آدمی بھی کہہ دے کہ ہم ۱۸۵۷ء کی جنگ میں شریک نہیں تھے تو تم کو چھوڑ دیا جائے گا۔'' ٹامس کہتا ہے کہ:

''مجھے پیدا کرنے والے کی قسم ہے، میں نے دیکھا کہ چالیس علماء آگ پر پک گئے اور پھر ان چالیس علماء کو بھی آگ میں جھونک دیا گیا، لیکن کسی ایک مسلمان عالم نے بھی انگریزوں کے سامنے گردن نہ جھکائی اور نہ معافی کی درخواست کی۔'' (داستان ہجرت ص/۴۰)

آخری ہچکی سے پہلے

یہ نوجوان لڑکی ابھی نئی نئی بی اے کر کے آئی تھی، سکھوں اور ہندوؤں نے اس کے بھائیوں کو اس کے سامنے قتل کیا پھر اس کے ساتھ پندرہ سکھوں نے زیادتی کرنے کے بعد اس کے چھاتی کاٹ لی اور پھر اسے چوک سراجاں کی طرف پھینک دیا والدہ ماجدہ نے اٹھ کر لڑکی کو سنبھالا وہ زندگی کے آخری لمحوں پر تھی والدہ ماجدہ لڑکی کی سرعت کے ساتھ مرحم پٹی کی، تھوڑی دیر کے بعد اس کی آنکھیں کھلیں اپنی بھائیوں کے نام پکارتی رہی اور بے ہوش ہوگئی اور آدھی رات تک بے ہوش رہی، جب اس نے آنکھیں کھولی والدہ نے اسے پانی پلایا قرآن مجید پڑھا وہ سنتی وہی پھر امی نے پوچھا ''بیٹی کیا ہوا تھا۔'' اس نے آہستہ آہستہ یہ جواب دیا: ''در و دیوار جل رہے ہیں دنیا بھر کے تاریک سائے مسلمانوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ایسا لگتا ہے کہ بہت خون بہے گا، اور ہم پاکستان کی آرزو لیے جگر فگاری کے ساتھ چلے جائیں، یہ ستارے اور آسمان بھی ان درد بھرے مناظر کی تاب نہیں لاتے یہ وحشی درندے ہندو اور سکھ انسان کی پیشانی پر داغ ہیں۔ کیسے کیسے گہرے گھاؤ مسلمانوں کو لگ چکے ہیں۔ شعلہ ریز آہیں آسمانوں کو چیرتی ہوئیں عرش جلیل سے جا لگتی ہیں کہ اے اللہ پاکستان بنا دے، یہی جستجوں یہی تمنا ہے ہمارے بلکتی روحوں کو قرار آئے گا، میرے بھائی قتل ہوئے تو کیا پاکستان تو بن جائے گا۔'' پھر اسے

ایک ہچکی آئی اور وہ ہمیشہ کے لیے سوگئی۔

ندی کے اُس پار

جب ہم نے اپنے شہر کو چھوڑا تو پورے شہر میں ہُو کا عالم طاری تھا اور ہمارے نکال آنے کے بعد جو ظلم اور وحشیانہ قتل عام ہوا، اس کی چیخیں دل ہلا دینے والی ہیں، کٹے ہوئے حلقوم سے ابھرتی ٹوٹتی اور خوموش ہوجانے والی لٹی ہوئی عصمتوں کی سسکیاں، التجائیں، حسرتیں اور خاموش آنسو گہرے زخم کی طرح خوموش، بے پناہ طوفان کی طرح خوموش اور اس قدر خاموش کہ تاریخ کی آنکھ بن گئے اور یہ چیخیں عین شہر سے کئی میل دور گزرنے والی ندی کے اس پار سنائی دے رہی تھی جو آج تاریخ کا حصہ بن گئیں۔

لاشیں جلتی رہیں

ہرسوندھا کے باغ کے قریب ایک مکان میں تقریبًا ۹۰ آدمیوں جن میں مرد، عورتیں، بچے اور بوڑھے شامل تھے، نے پناہ لے رکھی تھی، سکھ سورماؤں کو علم ہوا، تو پٹرول لے کر پہنچے اور ان کا گھیراؤ کرلیا، اس میں سے ایک شخص ابراھیم سے ان سب پر پٹرول ڈلوا کر اسی کے اپنے ہاتھوں آگ لگوائی گئی، اس میں ابراھیم کے والدین اور دیگر رشتہ دار بھی شامل تھے، لاشیں جلتی رہیں۔ انہوں نے ابراھیم کو یہ کہتے ہوئے چھوڑ دیا کہ جاؤ اور اپنے رشتہ داروں کو ان کا حشر بتاؤ۔

جب ۷۰ لڑکیوں نے نہر میں چھلانگیں لگادیں

یہ قافلہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا کہ آگے اور پیچھے سے ہندو سکھ غنڈوں نے قافلہ پر اچانک حملہ کردیا، یہ دیکھا گیا کہ عجیب افراتفری تھی، آگے والے پچھلی طرف اور پیچھے والے اگلی طرف بھاگ رہے تھے، اس طرح قتلِ عام کا بازار گرم تھا، یہ ایک قیامت خیز منظر تھا۔ اسی اثناء میں یہ اطلاع ملی کہ قافلہ میں سے ۷۰ لڑکیوں نے قافلہ کا قتلِ عام دیکھ کر کانجی کے پُل سے نہر میں چھلانگیں لگادیں، جس کا پانی تقریبًا ۳۰ فٹ گہرا تھا، اس طرح انہوں نے اپنی جانیں جانِ آفرین کے سپرد کردیں اور اپنے جسموں کو ناپاک ہاتھ نہیں لگنے دیئے۔

پاکستان کو میرا اسلام

ایک خاتون خون میں لت پت پڑی تھی، پانی پلا کر مرحم پٹی کرنے کی کوشش کی گئی، مگر اس کا فائدہ کچھ نہ تھا، آخری دم پر تھی، اس خاتون نے بتلایا: ''شام چوراسی کی جنگ میں اس کے والد اور سات بھائی، چچا اور ان کے چار لڑکے سبھی شہید ہو گئے، تین بہنیں لڑتے لڑتے نہر میں ڈوب گئیں، والدہ کو انہوں نے قتل کر دیا، میں چھپ گئی لیکن انہوں نے مجھے ڈھونڈ نکالا جب قریب آئے تو میں نے چھروں اور ٹوکے سے دو کو زخمی کر دیا اور پھر انہوں نے جلا کر میرا یہ حشر کیا، جو نا قابلِ بیان ہے، خاتون آخری سانسوں سے پہلے کہہ رہی تھی: ''پاکستان کو میرا اسلام پہنچا دیجیے، خود نہ رہ سکے تو کیا ہوا رہنے والوں کے لیے تو ہے، قائداعظم سے کہہ دیجئے کہ شام چوراسی کے نوجوانوں، بزرگوں اور جوان لڑکیوں نے پاکستان کی جنگ شام چوراسی کی نہر پر لڑی ہے اور یہ خون ہرگز رائیگاں نہیں جائے گا۔''

(داستان ہجرت ص ۸۰۔۸۴)

ہندوؤں نے کہا برہنہ ہو کر ناچو

ڈاکٹر علی شیر شہید جالندھر کی معروف شخصیت اور علی شیر اینڈ کو میڈیکل مینوفیکچرنگ کے مالک تھے۔ ان کا شوروم ریلوے روڈ پر تھا اور بالائی منزل پر رہائش تھی۔ موصوف کو مطلع کیا جا چکا تھا کہ خطرات بڑھ رہے ہیں لہٰذا اپنے تحفظ کے لیے بچوں سمیت رستہ محلّہ عالی میں جلد منتقل ہو جائیں ان کے شوروم سے ملحق اکالی دل کا مرکزی دفتر تھا اور اکالی سکھوں کو مفت دوائیں دینا ان کا روزمرہ کا معمول تھا۔ جب انہوں نے نقل مکانی کا ارادہ کیا تو سکھوں نے انہیں حفاظت کا یقین دلا کر زبردستی جانے سے روک لیا۔ افسوس کہ وہ ان پر بھروسہ کر گئے ان کی زوجہ محترمہ چند ماہ پیشتر وفات پا چکی تھیں، ایک کم عمر بچہ اور ان کی دو نوعمر بیٹیاں ان کے ہمراہ رہائش پذیر تھیں۔

کچھ دنوں بعد رات کے وقت سکھوں نے حملہ کر دیا انہوں نے اوپر کی منزل سے حملہ آوروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا میں آپ کی بے وقت ضرورت ہر قسم کی امداد کی اور آپ پر بھروسہ کیا اگر آپ کو دولت کی ضرورت ہے تو لاکھوں روپے کی رقم آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ اگر اس عمارت اور اس میں لاکھوں روپے کی مالیت کی دواؤں کی ضرورت ہے تو یہ بھی آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ مگر میری اور بچوں کی جانیں بخش دو۔ مگر حملہ آوروں کے سروں پر خون سوار تھا انہوں نے ڈاکٹر صاحب کی ایک نہ مانی

۔عمارت کو آگ لگائی اور انہیں اور ان کے کمسن بیٹے کو قتل کر کے ان کی دونوں بیٹیوں کو زندہ پکڑ کر مارتے دھکیلتے غلہ منڈی لے گئے جو ہندو تاجروں کا سب سے بڑا گڑھ تھا۔انہوں نے آگ کا ایک بڑا الاؤ جلا رکھا تھا ریلوے اسٹیشن پر بھولے بھٹکے مسافروں کو قتل کرے اس آگ کے الاؤ میں ڈال دیا جاتا تھا۔ڈاکٹر علی شیر کی یتیم اور بے یارو مددگار دونوں بیٹیوں کو الاؤ کے قریب لا کر حکم دیا گیا کہ وہ غنڈوں کو اور بدمعاشوں کے سامنے برہنہ ہو کر ناچیں جنہوں نے شراب کی بوتلیں اپنے معدوں میں انڈیل رکھیں تھی دونوں باحیاء اور غیرت مند لڑکیوں کے انکار پر انہیں بے رحمی سے مارا گیا اور طمانچے مار مار کر ان کے منہ نیلے کر دیے گئے ۔دونوں بہنوں نے باہم اشاروں میں مشورہ کر کے الاؤ کے گرد گھومتے اور ناچتے ہوئے جلتے الاؤ میں چھلانگ لگا کر پاکستان کے مقصد نام پر خود کو قربان کر دیا۔

کسی کی گردن کٹی، کسی کا بازو نہیں تھا

عصر کے وقت ہم قلعے کے باہر جمع ہو گئے جہاں مہاجر کیمپ قائم کیا گیا تھا۔کچھ بچوں کو پیاس لگ رہی تھی ،وہ بری طرح تڑپ رہے تھے،وہاں ایک نالہ بہہ رہا تھا۔جس میں کائی جمع تھی اور بدبو آ رہی تھی ۔ایک پرانا زنگ آلود ڈبہ پڑا تھا ،ایک روز دو آدمیوں نے اپنے ازار بند نکالے اور اسی ڈبے سے باندھ کر گندا پانی نکالا ۔وہی بچوں کو پلایا۔شام کو قلعے کا دروازہ کھلا تو جسے جہاں جگہ ملی ،وہی بیٹھ گیا ،سب دل شکستہ اور زخمی تھے،کسی کی گردن کٹی ہوئی ،کسی کا بازو نہیں تھا،کسی کی ٹانگ اور کسی کی آنکھیں نہیں تھیں ۔یہ مہاجر کیمپ کیا تھا۔تین ماہ کی ایک جیل تھی ۔روزانہ سینکڑوں لوگ مر رہے تھے۔زخمیوں اور بیماروں کا علاج میسر تھا نہ کوئی اور مدد ملی ۔روزانہ ایک ٹرک آتا جو وہاں سے لاشیں لے جاتا۔بعد میں گڑھا کھودتے اور لاشیں اس میں ڈال کر مٹی بھر دیتے ۔شروع شروع میں ایک ایک روٹی ملنے لگی ۔آدھی صبح ،آدھی شام کو کھا لیتے ۔پھر راشن دینا شروع کیا تو اس میں شیشہ پیس کر ملا دیتے ۔جس سے شہادتوں میں اضافہ ہو گیا۔ابا جی کے ماموں کا انتقال ہو گیا۔ہماری پھوپھی روتی ہوئی آئیں کہ کچھ کرو،لیکن کیا کر سکتے تھے۔ایک پرانی چادر میں ان کو لپیٹ کر،نماز جنازہ پڑھ کر ٹرک والوں کے حوالے کر دیا۔تایا زاد بھائی بشیر صاحب کا لڑکا فوت ہو گیا۔تو اسے بھی اسی طرح ٹرک والوں کے حوالے کر دیا۔لوگوں نے ایک رضا کار تنظیم بنالی۔جن کے پاس جو کچھ فالتو ہوتا،وہ سب اکٹھا کر کے

ضرورت مندوں کو دے آتے۔رفع حاجت کے لیے ۲۰ فٹ گہری ایک کھائی کھودی۔جس کا ایک حصہ خواتین اور ایک حصہ مردوں کے لیے مخصوص تھا۔جب ایک کھائی بھر جاتی تو دوسری کھود لیتے اور پہلی کو بند کر دیتے۔وہاں کالے گڑ کی ایک دکان تھی۔گرمی اور بارش سے گڑ پگھل کر باہر آیا تو میٹھے کوتر سے ہوئے لوگ اس فرش سے اٹھا کر چاٹ لیتے تھے۔

ایک سو برہنہ عورتیں

برگیڈیئر برسٹو مسلمان مہاجروں کی سپیشل ٹرینوں پر ہندوؤں سکھوں کے منظّم حملوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''گیارہ ستمبر ۱۹۴۷ء جنک سنگھ اور اس کے ڈوگرہ گروپ کو ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔سہ پہر کے وقت مسلم پناہ گزینوں سے بھری ہوئی ٹرین روانہ ہوئی۔اس ٹرین کے ہمراہ اسٹیٹ فورس اسکارٹ تھا۔ٹینک بھی ساتھ ساتھ حرکت میں آ گئے۔جب یہ ٹرین ریاست کپورتھلہ کہ سرحد کے قریب پہنچی تو جنک سنگھ نے دیکھا کہ ٹرین کا اگلا ڈبہ پٹڑی سے گر گیا ہے۔وہ پیچھے مڑا تو دیکھتا ہے کہ دو ہزار کے قریب سکھوں نے ٹرین پر حملہ کر دیا،جنک سنگھ نے حملہ آوروں پر فوری یورش کی اور مار بھگایا ،لیکن اس دوران سکھ بے شمار مسلمانوں کو قتل کر چکے تھے۔لاتعداد زخمی ہوئے اور حملہ آور دو سو کے قریب عورتوں اور لڑکیوں کو بھی اپنے ساتھ لے گئے،چنانچہ اس واقعہ کے فوراً بعد جنک سنگھ کی جگہ لیفٹیننٹ وجاہت حسین نے لے لی اور ان کے ہمراہ سی،آئی،ایچ کے جو کچھ جوان موجود تھے اس بدقسمت ٹرین کے مسافروں کی حفاظت اپنے تئیں کے لگ بھگ ساتھیوں سمیت کر رہے تھے۔کہ اندھیرا بڑھنے لگا۔چاروں طرف سے زخمیوں کی کراہیں اور چیخیں بلند ہو رہی تھیں۔وہ اپنے عزیزوں کو تلاش کر رہے تھے۔تمام رات سخت بے چینی رہی اور خوف و ہراس چھایا رہا۔سکھ جا چکے تھے۔جب صبح ہوئی تو ایک عورت کی جوتی کچھ فاصلہ پر ملی۔اس سے آگے ایک میل کے فاصلے پر جھاڑیوں میں تقریباً ایک سو برہنہ عورتیں ملیں۔ان میں سے ابھی کچھ زندہ تھیں۔اور بیشتر عورتوں کی چھاتیاں کاٹ کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔بچے قتل کر دیے گئے تھے،بیس کے قریب بچے رینگ رہے تھے اور اپنی ماؤں کی تلاش کر رہے تھے۔عورتوں کی برہنہ لاشیں دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ رات میں ان عورتوں کی بار بار عصمت دری کی گئی تھی اور اس کے بعد انہیں قتل کر دیا گیا تھا۔کئی ہزار اکالی گھوڑوں پر سوار تھے انہوں

نے دومرتبہ حملہ کیا۔ (جب امرتسر جل رہا تھا از خواجہ افتخار: ص ۲۳۸)

قیام پاکستان کے بعد ہماری ذمہ داریاں

اگر اللہ کسی قوم کو الگ آزادانہ اسلامی ریاست عنایت کردے تو اس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے کہ وہ اللہ کے نظام کو چلانے کے لیے ساری قوتیں، طاقتیں صرف کر دیں۔ اور اللہ اور اسکے رسول اللہ کی اطاعت کو بجالائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔'' [الحج:٤١]

میرا وطن پاکستان

وطن کی محبت انسان کا ایک فطری جذبہ ہے۔ صحابہ کرام مہاجرین رضی اللہ عنہم اگرچہ برضا و رغبت اللہ و رسول ﷺ کی رضا کی خاطر اپنے وطن، اپنے گھر بار سب کو چھوڑ کر مدینہ آ گئے تھے لیکن شروع شروع میں ان کو وطن کی یاد نے خوب ستایا۔ مدینہ میں آتے ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بخار میں مبتلا ہو گئے جب کچھ صحت یابی ہوئی تو یہ اشعار پڑھے:

أَلا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ أَبِيْتَنَّ لَيْلَةً

کاش! پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات

بِوَادٍ وَ حَوْلِيْ إِذْخِرٌ وَ جَلِيْلُ

ایسی وادی میں کہ جہاں میرے اردگرد جلیل واذخر ہوں

وَ هَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ

اور کاش مجنہ کے چشموں پر حاضری دوں

وَ هَلْ يَبْدُوْنَ لِيْ شَامَةٌ وَ طَفِيْلُ

کاش! پھر دیکھوں میں شامہ کاش! پھر دیکھوں طفیل

یہ حالت زار دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے کہا:

اے میرے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور اُمیہ بن خلف مردودوں پر لعنت فرما۔ انہوں نے ہمیں اپنے وطن سے اس وبا کی سرزمین کی طرف نکالا۔ پھر آپ ﷺ نے مدینہ کی محبت اور وہاں سے وباء و بیماری کے رفع کی دعا کی۔

''اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اسی طرح پیدا کر دے جس طرح مکہ کی محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما اور مدینہ کی آب وہوا ہمارے لیے صحت خیز کر دے یہاں تک کے بخار کو جحفہ میں بھیج دے''

صحیح بخاری، فضائل مدینه، باب ابین بیتی .....(۱۸۸۹) (٥٦٥٤)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور مدینہ نہ صرف آب وہوا بلکہ ہر لحاظ سے ایک جنت کا نمونہ بن گیا۔ اور اللہ نے اسے ہر قسم کی برکتوں سے نوازا اور سب سے بڑا شرف جو کائنات عالم میں اسے حاصل ہے وہ یہ کہ یہاں سرکارِ دوعالم رسول اکرم ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ اپنے وطن کے متعلق کہا کرتے تھے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے لیے فرمایا:

''کس قدر تو پاکیزہ شہر اور مجھے محبوب ہے اور اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی میں تیرے سوا کہیں سکونت اختیار نہ کرتا'' ترمذی، المناقب(۳۹۲٦)صحیح

عبد اللہ بن عدی بن حمراء کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی اونٹنی پر حزورۃ کے مقام پر کھڑے تھے آپ فرما رہے تھے: ''اللہ کی قسم! اللہ کی زمین میں سب سے بہترین اور اللہ کی زمین میں مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے اگر مجھے تیرے اندر سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا''

ترمذی، المناقب، باب فی فضل مکة (۳۹۲٥)صحیح

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، ہم آپ کے پاس بیس راتیں ٹھہرے، آپ ﷺ بہت رحم کرنے والے، نرم دل تھے، جب آپ نے ہمارا اپنے گھر والوں کے متعلق شوق محسوس کیا تو فرمایا: جاؤ اپنے اہل وعیال مین چلے جاؤ اور انہیں دین، نماز سیکھاؤ، اور جب نماز کا

وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو عمر رسیدہ ہو وہ امامت کرائے''

صحیح بخاری ، الاذان ، باب من قال .....(٦٢٨)

وطن چھوڑنے پر اللہ کی مدد ضرور نصیب ہوتی ہے۔

''اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کرو گے تو اللہ اُن کا مددگار رہے (وہ وقت تمہیں یاد ہوگا) جب اُن کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا (اس وقت) دو (ہی شخص تھے جن) میں (ایک ابوبکر تھے) دوسرے (خود رسول اللہ) جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے، تو اللہ نے اُن پر تسکین نازل فرمائی اور اُن کو ایسے لشکروں سے مدد دی جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا اور بات تو اللہ ہی کی بلند ہے اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے، تم ہلکے ہو یا بوجھل (یعنی مال واسباب تھوڑا رکھتے ہو یا بہت، گھروں سے) نکل آؤ اور اللہ کے رستے میں مال اور جان سے لڑو یہی تمہارے حق میں اچھا ہے بشرطیکہ سمجھو''

[التوبة:٤١-٤٠]

''(اور) ان مفلسانِ تارک الوطن کے لئے بھی جو اپنے گھروں اور مالوں سے خارج (اور جدا) کر دیئے گئے ہیں (اور) اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار اور اللہ اور اس کے پیغمبر کے مددگار ہیں یہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں اور (ان لوگوں کے لئے بھی) جو مہاجرین سے پہلے (ہجرت کے) گھر (یعنی مدینے) میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے (اور) جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش (اور) خلش نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو خود احتیاج ہی ہو اور جو شخص حرصِ نفس سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں'' [الحشر:٨-٩]

جشنِ آزادی مبارک

آزادی کا مفہوم دین اسلام پر عمل پیرا ہونے کے لیے آزاد ملک کا پاسبی آزاد ہے نہ کہ جشنِ آزادی منانے والا ہر گناہ کے لیے آزاد ہے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔نہیں نہیں آج ہم آزاد ملک میں رہتے ہوئے بھی غلامی کا شکار ہیں۔ ہماری ثقافت وتہذیب، آئین وقانون، عدلیہ اور اقضیہ سب انگریز کی

غلامی کے بعد بھی۔۔۔کے غلام ہیں ہمارا داہنا بازو (مشرقی پاکستان) کاٹ دیا گیا۔
حکمران کافروں کی چاپلوسی کرنے پر مجبور۔۔کیا یہ آزادی ہے اور یہ جشن کس چیز کا جشن ہے۔
آج ہم ۱۴ اگست جشن آزادی کے نام پر سرکاری غیر سرکاری عمارتوں کو سبز ہلالی جھنڈیوں سے سجا کر ،لال ،پیلی بتیوں ،مانوس کی زیبائش کر کے ،شراب وکباب کی محافل سجا کر ملک وملت کے ازلی دشمن بھارت کی فحش بے ہودہ فلموں کو دیکھ کر ،نائٹ کلبوں میں عریاں اور تھرکتے جسموں کی نمائش کروا کر ،موٹر سائیکلوں کے سائلنسر نکال کر اور آلودگی پھیلاتی گاڑیوں کے پریشر ہارن بجا کر مناتے ہیں۔اور ہم سمجھتے ہیں کہ آج اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ملکِ پاکستان دیا تھا اس کی خوشی منا رہے ہیں۔لاکھوں شہیدوں کی روحوں کو ایصالِ ثواب پہنچا رہے ہیں۔آیئے محمد کریم ﷺ کو جب اللہ خوشی دیتا تھا۔تو ان کی حالت کیا ہوتی تھی:''جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوشی والا معاملہ یا خوشخبری ملتی تو اللہ کے حضور سجدہ میں گر پڑتے (اور شکرانے کا سجدہ کرتے)'' مسند احمد (۲۷۷٤)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف روانہ کیا وہاں جا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل یمن کے قبول اسلام کی خوشخبری آپ ﷺ کو بطور خط لکھ کر سنائی تو جب:

''رسول اللہ ﷺ نے وہ خط پڑھا تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنے کیلئے سجدے میں گر گئے''

البیھقی (۲/ ۳٦۹) صحیح علی شرط بخاری

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں مومنوں کے بارے میں اللہ کے فیصلے پر تعجب زدہ ہوا کہ اگر مومن کو بھلائی (خوشی وخیر) پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی حمد اور شکر کرتا ہے اور اگر مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب کی حمد اور صبر کرتا ہے (پھر فرمایا) مومن کو ہر چیز کے بدلے اجر دیا جاتا ہے حتی کہ اپنی بیوی کے منہ میں آجانے والے لقمہ کا بھی'' مسند احمد (۳/ ٤۹) (۱٤۸۷) صحیح

صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر مومن کو خوشی پہنچتی ہے تو وہ اللہ کا شکر کرتا ہے اور یہ اسکے حق میں بہتر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اسکے حق میں بہتر ہے'' صحیح مسلم (۷۵۰۰) (۲۹۹۹)

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن میں یہی حکم سنایا ہے کہ ہر نعمت کا شکر ادا کرو ناقدری نہ کرو۔ ''پس مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو میری (نعمتوں کی) ناشکری نہ کرو'' البقرۃ(۲/ ۱۵۲)

''اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اگر تم اسکی عبادت کرتے ہو'' سورۃ النحل (/ ۱۱٤)

خوشی کا سبب بننے والے کا بھی شکریہ ادا کرو؛ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا'' ابی داؤد (٤٨١١) صحیح

ظفر آدمی نہ اس کو جانیئے گا ہو وہ کتنا بھی فہم و ذکاء
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہا جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

علامہ اقبال کہتے ہیں.....!

گونگی ہوگئی آج کچھ زبان کہتے کہتے
ہچکچا گیا خود کو مسلماں کہتے کہتے

یہ بات نہیں کہ مجھ کو اُس پر یقین نہیں
بس ڈر گیا خود کو صاحبِ ایماں کہتے کہتے

توفیق نہ ہوئی مجھ کو اک وقت کی نماز کی
اور چپ ہوا مؤذن آذاں کہتے کہتے

کسی کافر نے جو پوچھا ہے کونسا مہینہ
شرم سے پانی ہاتھ سے گر گیا رمضان کہتے کہتے

میری الماری میں گرد سے اٹی کتاب کو جو پوچھا
میں گر گیا زمیں میں قرآن کہتے کہتے

یہ سن کر چپ سادھ لی اقبال اُس نے
یوں لگا جیسا رُک گیا وہ مجھے حیوان کہتے کہتے

[زبیر الرحمن]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسائل

ہیلو کہنے سے پرہیز کریں

Avoid to Say "Hello"

انجینئر مرزا محمد عامر شہزاد حاصل پور

مسلمان کے مسلمان پر قرآن واحادیث میں جو حق بیان ہوئے ہیں اُن میں سے سب سے پہلا جو حق مسلمان کا مسلمان پر ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو وہ اُس کو سلامتی کی دعا دے۔جیسا کہ حدیث میں ہے: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں کہ جب تم اس سے ملے تو سلام کہو۔''(رواہ مسلم)

دوستو.....!اسلام باہمی اخوت کا دین ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ﴾ مومن بھائی بھائی ہیں۔آج کے اس پر فتنے دور میں جہاں مسلمان پہلے ہی بہت سی برائیوں میں شامل ہے اسی دور میں اسلام کے دشمن کی بھی مکمل طور پر یہ سوچ ہے کہ مسلمان ایسا کو یہ عمل نہ کرے جو عمل اس کی نجات کا باعث بن جائے۔

(Hello کہنے سے روک جاؤ میرے بھائیو)

لفظ ہیلو آج ہمارے معاشرے میں اتنا عام ہو چکا ہے کہ اس لفظ کے استعمال کی وجہ سے ہم اپنے چھوٹے بڑے ،ماں باپ،استاد ،اور ہر دوسرے کو بلانے کا احترام بھول گئے ۔افسوس صد افسوس.....اور افسوس ہے اس بات پر کہ آج کا ایک پڑھا لکھا انسان بھی اس لفظ کو بولتا ہے اور بات یہاں تک سامنے آئی کہ بہت سے پڑھے لکھے افراد اس لفظ کو استعمال کرنا اچھا سمجھتے ہیں جب کہ اسلام وعلیکم سے نفرت کرتا ہے۔آج موبائل جو دو لوگوں کے درمیان ابلاغ (Communication) کا ذریعہ ہے کال کی یا کال آئی اسلام وعلیکم نہیں کہا Hello۔

اگر دوست کو کال کی تو ہیلو اگر ماں کو کال کی تو ہیلو اگر استاد کو کال کی تو ہیلو مطلب یہ کہ ہم نے اسلام وعلیکم کی جگہ ہیلو کو استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

﴿Hello کی حقیقت﴾

لفظHello جس کا مطابق پُکارنا یا کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ہے مطلب کے لحاظ سے بیشک یہ لفظ بُرا نئی لیکن کسی حد اس لفظ کے مطلب سے گندگی کی بُو بھی آتی ہے یعنی Hell جس کا مطلب چونکہ جہنم ہوتا ہے۔

اور ایک اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ انگریز جب اپنے کُتے کو آواز دیتا ہے تو وہ اُسے بھی Hello کہہ کر پکارتا ہے لیکن افسوس ہے اِس بات پر کہ ہم نے کسی عزت کا لحاظ نہ کیا۔

تو اسی لیے میرے بھائیو: جب ہم کسی کو ملتے ہیں یا کسی کو اپنی طرف بلاتے ہیں بجائے اس ہیلو کہنے کے (السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته) اس سے محبت پیدا ہوتی ہے آپؐ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دیں اس سے اللہ تعالی اس انسان کی نیکیوں میں تیس نیکیاں لکھ دیتا ہے (ابوداؤد، والترمذی)

اور میں اپنے مسلمان بھائیوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ ہیلو کہنا چھوڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کو اپنائیں گے، میں اللہ سے دعا کرتا کہ اللہ ہمیں اسلام کی کہی ہر بات عمل کرنے والا بنادے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضائل علم

تحریر.....محمد عظیم حاصل پوری

اللہ تعالیٰ اور اس کی کائنات اور اس میں بسنے والی مخلوقات کے متعلق معرفت کا نام علم ہے علم ایک ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف اپنے محبوب بندوں کو عطا کرتا ہے اور خصوصاً قرآن وسنت کا علم وہ تو نور ہے اور وہ گناہگاروں کے ہاتھ نہیں لگتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا تھا:

شَكَوْتُ إِلٰى وَكِيعٍ سُوءَ حِفْظِى
فَأَرْشَدَنى إلى تَرْكِ المَعَاصِى
وأَخْبَرَنى بأن العِلمَ نورٌ
و نُورُ اللهِ لا يُهْدَى لعِاصِى

''میں نے (اپنے استاذ) وکیع رحمہ اللہ سے اپنے کمزور حافظہ کی شکایت کی تو انھوں نے مجھے گناہ چھوڑنے کی ہدایت کی اور فرمایا یاد رکھو علم نور ہے، اور اللہ تعالیٰ کا نور کسی گنہگار شخص عطا نہیں کیا جاتا۔''

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:

«الـعِلْمُ وَالْحِكْمَةُ نُوْرٌ يَهْدِى بِهِ اللّٰهُ مَن يَّشَآءُ وَلَيْسَ بِكَثْرَةِ الْمَسَائِلِ»

جامع بيان العلم وفضله (٢/ ٢٥)

''علم اور حکمت (حدیث) کثرت مسائل کے فہم کا نام نہیں بلکہ یہ تو نور ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے۔''

بابا آدم علیہ السلام کو برتری کیسے ملی؟

علم ہی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر فوقیت عطا فرمائی۔

﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَآءَ كُلَّهَا﴾ .

''اور آدم علیہ السلام کو تمام ناموں کا علم دیا۔''

اور پھر فرشتوں پر پیش کر کے پوچھا کہ تم ان چند چیزوں کے نام بتاؤ مگر جس نے علم سیکھا نہیں اسے کیسے پتہ ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے تو علم سیکھا تھا اسی لیے آدم نے بتا دیا اور فرشتوں نے نہ بتایا، اس طرح فرشتوں پر آدم علیہ السلام کو فوقیت علم کی وجہ سے ہی مل گئی۔ اسی لیے تو اقبال نے کہا تھا:

فرشتہ مجھے کہنے سے میری تحقیر ہوتی ہے
میں مسجود ملائکہ ہوں مجھے انسان ہی رہنے دو

معلم انسانیت کو پہلا سبق:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرائیل علیہ السلام نے جب نبوت کا تاج آ کر پہنایا تو سب سے پہلا سبق ہی دیا۔

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ، خَلَقَ الْاِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ، اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ، الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ، عَلَّمَ الْاِنسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ﴾

''اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔ اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا۔'' [سورۃ العلق:۱۔۵]

اللہ کے ہاں اہل علم کی قدر:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لاَ یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُوْلُوا الْاَلْبَابِ﴾

''کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ اور نصیحت تو وہی پکڑتے ہیں جو عقلمند ہیں۔'' (الزمر:۹)

مزید فرمایا:

﴿یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَّاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ (المجادلۃ:۱۱)

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے اللہ ان کے درجے بلند کرے گا اور اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔''

جنتی راستے پر چلنے والے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ)

''جو شخص ایسے راستے پر چلا کہ اس میں علم (دینی) تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے لیے جنت کی طرف راستہ آسان کر دیں گے۔''

اور جو لوگ بھی اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں اسکی تدریس کرتے ہیں، تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان فرشتوں میں فرماتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں اور جس کو اس کا عمل پیچھے چھوڑ گیا اسکا نسب اسے آگے نہیں بڑھائے گا۔

مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن(٧٠٢٨)

اہل علم انبیاء کے وارث ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ »

''اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چاند کو ستاروں پر ہے۔''

«إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ إِنَّ الأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ »

''اور اہل علم انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء کی وراثت دینار و درہم وغیرہ نہیں ہوتی بلکہ ان کی وراثت علم ہوتی ہے۔'' سنن ابوداؤد، العلم(٣٦٤١)وترمذی(٢٦٨٢)

فرشتوں کی دعائیں ملتی ہیں

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ

عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ))

''رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جس میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم (یعنی آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ان دونوں میں افضل کون ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ میری فضیلت اس آدمی پر جو تم میں سے ادنیٰ درجہ کا ہو''

پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور آسمانوں وزمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں اس آدمی کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی (یعنی علم دین) سکھاتا ہے۔ جامع ترمذی، العلم(٢٦٨٥)والدارمی(٢٨٩)

اہل علم کی عزت اللہ کی عزت کا حصہ ہے:

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ»

''بلاشبہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حصہ ہے کہ آدمی سفید بالوں والے مسلمان کا احترام کرے۔ اور قرآن میں غلو نہ کرنے والے، اس سے بے پروائی نہ کرنے والے حافظ قرآن کی عزت کرے اور عادل بادشاہ کی تکریم کرے۔'' صحيح الجامع الصغير (٢١٩٥)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ»

''دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی سب ملعون ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کے متعلقات کے اور طالب علم اور اہل علم کے۔'' السلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٩٧)

قرب قیامت علم اٹھ جائے گا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ»

''یقیناً قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت عام ہو جائے گی۔''

صحیح البخاری، العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل (۸۰)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح ختم نہیں کرے گا کہ وہ لوگوں سے علم ختم کر دے بلکہ وہ علماء کو اٹھا لے گا اس طرح سے وہ علم کو ختم کرے گا حتی کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو امام بنالیں گے جب ان جاہلوں سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔'' صحیح البخاری، العلم، باب کیف یقبض العلم (۱۰۰)

دعائے علم:

انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے علم کی دعا اور جہالت سے پناہ مانگتے رہے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی:

﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾ . (البقرة:٦٧)

''میں ایسا جاہل ہونے سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ، وَ يَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ ، وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ، يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ﴾ . (طه:٢٥۔٢٨)

''میرے پروردگار! (اس کام کے لئے) میرا سینہ کھول دے۔ اور میرا کام آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ تاکہ وہ بات سمجھ لیں۔''

نبی کریم ﷺ نے حصول علم کے لیے دعا فرمائی:

﴿رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ (طه:١١٤)

''میرا پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

«اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا» .

''اے اللہ! جو تو نے مجھے سکھایا ہے اسے میرے لیے نفع بخش بنا اور مجھے ایسا علم سکھا جو میرے لیے نفع

بخش ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما۔'' ابن ماجه ، العلم ، باب الانتفاع بالعلم والعمل (۲۵)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا» .

''اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جو ڈرے نہ اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو'' صحيح مسلم ، الدعوات (٦٩٠٦)

مزید فرمایا:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا» .

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم ، پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔'' ابن ماجه ، (۹۲۵) صحيح

حصول علم ایک فریضہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»

''علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

ابن ماجه ، العلم ، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم (٢٢٤) صحيح

علم کا حاصل کرنا ہر مرد و زن پر لازم ہے جس کی روشنی میں وہ معاملات و معمولات زندگی طے کر سکیں۔ حصول علم میں مشغول لوگوں اور تحصیل علم کا شوق رکھنے والوں کو ہمیشہ سے اہل عقل و دانش نے واعظ و نصیحت کی ہے تا کہ وہ اپنی منزل مقصود تک بآسانی پہنچ سکیں۔ جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ اپنے شاگرد رشید امام شافعی رحمہ اللہ کو نصیحت کرتے ہیں:

«إِنِّي أَرَى أَنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ قَدْ أَلْقَى عَلَيْكَ نُورًا فَلَا تُطْفِئْهُ بِظُلْمَةِ الْمَعْصِيَةِ» .

''میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے علمی بصیرت عطا کر رکھی ہے پس تم اسے گناہوں کی تاریکی کے ذریعے مت گنوا دینا۔'' الجواب الكافي (ص ١٣٠)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تراشے

میرے پسند یدہ اشعار

میاں شہباز شاکر (حال مقیم سعودی عرب)

موت تو نام سے ہی بدنام ہے ورنہ
تکلیف تو زندگی بھی دیا کرتی ہے

ہم دوستی میں درختوں کی طرح ہیں محسن!!
جہاں کھڑیں ہو مدتوں قائم رہتے ہیں

ہم کو وزیر سے غرض نہ کسی شاہ سے غرض
اللہ کے فقیر ہیں اللہ سے غرض

ہنسنے نہیں دیتا کبھی رونے نہیں دیتا
یہ دل تو کوئی کام ہونے نہیں دیتا

ہمیں تعریف کرنے کا سلیقہ کیوں نہیں آتا
نہ جانے ہم فرشتہ کیوں بنا دیتے ہیں انساں کو

ہم تو ہنستے ہیں دوسروں کو ہنسانے کی خاطر
ورنہ دل پہ زخم اتنے ہیں کہ رویا بھی نہیں جاتا

یہ رکھ رکھاؤ محبت سکھا گئی اس کو
وہ روٹھ کر بھی مجھے مسکرا کے ملتا ہے

ہائے کیا وقت پڑا ہے کہ مری مجبوری
مجھ سے یہ پوچھ رہی ہے تری قیمت کیا ہے

یہ بھی اچھا ہوا کہ قدرت نے رنگین نہیں رکھے آنسو
ورنہ جس کے دامن پہ گرتے وہ تو بد نام ہو جاتا

قارئین کرام! مجلہ ''المحمدیہ'' خود پڑھئے.....دوست واحباب کو تحفہ
میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ
آسان عمرہ پیکج
محمد عظیم
0301-6131916
محمد جواد احمد
0346-8824168
0302-9847137
اہلیان حاصل پور کی سہولت کیلئے ایک منفرد آسان عمرہ پیکج
سستا ترین عمرہ پیکج اسلام کے اصولوں کے عین مطابق
2000 روپے ماہانہ آسان شرائط میں عمرہ کی سعادت حاصل کریں
کُل ممبران 400
کُل اقساط 50
ماہانہ قسط 2000
بہترین سفری سہولیات
بہترین رہائش
تمام ائرلائنز کی ٹکٹ ○ ویزہ پروسیسنگ ○ ورک ویزہ ○ حج وعمرہ
اور ورکنگ ویزہ کی معلومات کے لیے تشریف لائیں
الفردوس ٹریولز اینڈ ٹورز
کلب روڈ دکان نمبر 7
حاصل پور
062-2441179
alfirdoustours@gmail.com

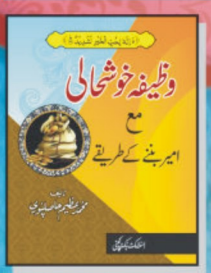

وظیفہ خوشحالی مع امیر بننے کے طریقے

غربت وافلاس میں مبتلا افراد کے لئے ترقی کی ضامن
ایک کامیاب رہنما کتاب۔آج ہی حاصل کریں۔

قیمت صرف 10 روپے

ملنے کا پتہ

اسلامک بک کمپنی
امین پور بازار بالمقابل بینک آف پنجاب فیصل آباد پاکستان 0321-6607308 - 041-2647308
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان 0300-8658535 - 0333-6607308
e-mail: islamicbookcompany@gmail.com